Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

کراچی اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۶/۱۲ | ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ | ۹ فتح ۱۳۵۲ھ | ۹ دسمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۸۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# قرآن کریم کے حقائق و معارف غیر محدود ہیں وہ ہر زمانے کی ضرورت کے مطابق کھلتے چلے جاتے ہیں

## جو شخص اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علمِ قرآن سے سخت بے نصیب ہے

۱۔ "قرآن کریم بذاتِ خود معجزہ ہے اور بڑی بھاری وجہ اعجاز کی اس میں یہ ہے کہ وہ جامع حقائقِ غیر متناہیہ ہے مگر بغیر وقت کے وہ ظاہر نہیں ہوتے۔ جیسے جیسے وقت کی مشکلات تقاضا کرتی ہیں وہ معارفِ خفیہ ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۷۷)

۲۔ "جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہلِ زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یوروپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علومِ حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ و ناخواندہ کو معلوم ہو۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علمِ قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔ وَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِذٰلِکَ الْاِعْجَازِ فَوَاللّٰہِ مَا قَدَرَ الْقُرْاٰنَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمَا عَرَفَ اللّٰہَ حَقَّ مَعْرِفَتِہٖ وَمَا وَقَّرَ الرَّسُوْلَ حَقَّ تَوْقِیْرِہٖ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۷، ۳۰۸)

# اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور دینی خدمات میں کامیابی کیلئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۸ فتح۔ آج ۸ فتح کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کے سلسلے میں اہم اور ضروری ہدایات دیں۔ حضور نے فرمایا جلسہ سالانہ پر آنیوالے مہمانوں کی خدمت کیلئے ہمیں ایسے رضاکاروں کی ضرورت ہے جو بے لوث خدمت کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھیں اور مہمانوں کے آرام و آسائش کیلئے ان تھک محنت سے کام کریں۔ اسکے علاوہ بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر اس امر کی بھی اشد ضرورت ہے کہ احمد فعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کا ثواب حاصل کرتے ہوئے ہم ضیاع سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور آنے والے مہمان اور انکی خدمت کرنے والے کارکن بھی اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ جلسہ کے ایام میں ہم نے کم سے کم خرچ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا ہے۔ ہماری کوئی معمولی سے معمولی چیز بھی حتیٰ کہ روٹی کا ایک ٹکڑا بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو ضائع ہو اور جو صحیح مصرف میں نہ آئے۔

اسی سلسلے میں حضور نے چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت بھی واضح فرمائی اور بتایا کہ یہ چندہ لازمی چندوں میں سے ہے احباب جماعت اور بالخصوص ایسے احباب کو جنکی آمدنیوں میں نسبتی لحاظ سے اضافہ ہوا ہے چاہیئے کہ وہ پہلے سے زیادہ قربانی کریں اور اس مد میں زیادہ رقوم پیش کر کے جلسہ سالانہ کے غیر معمولی طور پر بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کرنے میں مدد دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کی ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ربوہ ۸ فتح۔ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ ۴ فتح سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

# جماعتہائے احمدیہ انگلستان کا نمونہ

حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"جماعتہائے احمدیہ انگلستان نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے لئے علاوہ دوسرے چندوں کے ساڑھے بارہ لاکھ روپے کے وعدے کئے تھے جن میں سے گیارہ لاکھ سے اوپر وہ ادا بھی کر چکے ہیں۔"

پاکستان کی جماعتوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ہمیں اپنے قدم اور تیز کرنے چاہئیں۔ ولی وعدہ کنندہ بقایا دار نہیں رہنا چاہیئے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ فتح ۱۳۵۲ ہش

# شعائر اللہ میں شمولیت کا انمول موقع

اُس زمانہ میں جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ صرف یہ کہ ابھی ماموریت کے منصب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فائز نہیں کئے گئے تھے بلکہ ایک طرح سے گوشۂ گمنامی میں تھے۔ اور ان چند لوگوں کے سوا جو پہلے سے آپ کے خاندان سے تعارف رکھتے تھے کوئی بھی آپ کو نہ جانتا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"لَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ۔ اَلَآ اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ"

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۱ حاشیہ در حاشیہ ۱)

ترجمہ:۔ "خدا کے فضل سے نومید مت ہو اور یہ بات سن رکھ کہ خدا کا فضل قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک راہ سے تجھے پہنچے گی۔ اور ہر ایک راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ وہ راہیں جن پر وہ چلیں گے عمیق ہو جائیں گی۔ خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آپ القاء کریں گے مگر چاہیئے کہ تو خدا کے بندوں سے جو تیرے پاس آئیں گے بدخلقی نہ کرے اور چاہیئے کہ تو ان کی کثرت دیکھ کر ملاقاتوں سے تھک نہ جائے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۹)

یہ ایک نہایت ہی عظیم الشان بشارت تھی۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس وقت ملی جبکہ کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ تھا۔ آپ اکیلے اور اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تھے۔ اس وقت یہ بات آپ کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتی تھی کہ آپ کی طرف اس قدر رجوعِ خلق ہوگا۔ کہ جن راستوں سے چل کر لوگ آپ کے پاس آئیں گے وہ آنے والوں کی بکثرت آمد و رفت کی وجہ سے گہرے ہو جائیں گے۔ اور آنے والوں کی کثرت کا یہ عالم ہوگا۔ کہ ان سب سے ملاقات کرنا آپ کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ پھر اس گمنامی اور اکیلے کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلے سے یہ خبر دار بھی کر دیا کہ دیکھنا خدائی القاء کے ماتحت آنے والوں کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جانا۔ ایک ایسا شخص جو بالکل اکیلا اور اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ ہو اپنے دل سے ایسی باتیں کیسے گھڑ سکتا ہے جن کا پورا کرنا اس کے اپنے اختیار میں نہ ہو اور جن کے پورا نہ ہونے کی صورت میں بدنامی اور تضحیک کا نشانہ بننا یقینی ہو۔

اس بشارت کے سات سال بعد خدائی حکم کے ماتحت آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا۔ انتہائی شدید مخالفت کے باوجود رفتہ رفتہ آپ کی طرف لوگوں کا رجوع شروع ہوا اور وہ دور دراز سے آپ کے پاس آنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بشارت کی عظمت کو دنیا پر آشکار کرنے اور اس کی وسعت پذیر کیفیت کو دائمی حیثیت دینے کی غرض سے آپ سے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھوائی بلکہ اس کی بنیادی اینٹ اس نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی اور اس تعلق میں آپ کو یہ مزید بشارت بھی دی کہ میں نے اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ یعنی صرف ملک کے مختلف علاقوں سے ہی لوگ آپ کے پاس نہیں آئیں گے بلکہ دنیا کے دور دراز علاقوں اور مختلف براعظموں میں بسنے والی مختلف قوموں کے افراد اور نمائندے بھی ہزارہا میل کی مسافت طے کر کے عقیدت کی راہ سے کھنچے چلے آئیں گے اور آئیں گے بھی بڑی کثرت سے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان بشارت کے جو آپ کو گمنامی اور اکیلے کی حالت میں دی گئی تھی دائمی طور پر سال بہ سال پہلے سے بڑھ کر شان سے پورا ہوتے چلے جانے کا بھی سامان کر دیا۔ چنانچہ یہ بشارت جلسہ سالانہ کی شکل میں گزشتہ ۸۳ سال سے اپنی دائمی حیثیت میں ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہوتی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو دنیا پر روز روشن کی طرح آشکار کرتی چلی آرہی ہے۔

اس لحاظ سے ہمارے جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ یہ ہرگز بھی کوئی معمولی انسانی جلسہ نہیں ہے بلکہ یہ شعائر اللہ میں سے ہے جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ اپنی عظمت و قدرت تائید و نصرت۔ فضل و رحمت اور برکت پر برکت کا تابندہ و درخشندہ ثبوت دیتا چلا آرہا ہے اور قیامت تک دیتا چلا جائے گا۔ جلسہ سالانہ کی اس عظمت و اہمیت کے پیشِ نظر ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کے احترام میں کوئی فرق نہ آنے دے کیونکہ خدا تعالیٰ نے صاف اور واضح الفاظ میں یہ حکم دیا ہے کہ:۔

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ۔" (المائدہ۔ آیت ۳)

یعنی اے ایمان والو! اللہ کے مقرر کردہ نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو۔

اور پھر فرمایا کہ شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کے تقویٰ پر دلالت کرتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی تعظیم نہ کرنے کے نتیجہ میں دل تقویٰ سے خالی ہو جاتا ہے اور انسان اس قابل نہیں رہتا کہ وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں قبولیت کے لائق ٹھہرے چنانچہ فرمایا:۔

"وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ۔"

(الحج۔ آیت ۳۳)

جو شخص اللہ کی مقرر کردہ نشانیوں کی عزت کرے گا اس کے اس فعل کو دلوں کا تقویٰ قرار دیا جائے گا۔

اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"ہمارا جلسہ شعائر اللہ ہے۔ بلکہ ہر آنے والا شعائر اللہ ہے۔ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ کے مطابق جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی عظمت کرتا ہے وہ اپنے تقویٰ کا ثبوت دیتا ہے۔ شعائر اللہ کی عزت اور قدر نہایت ضروری ہے۔ سالانہ جلسہ کا موقع ہم میں سے ہر ایک کے تقویٰ کے امتحان کا وقت ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ اس امتحان میں پورے اتریں۔"

(الفضل ۹ دسمبر ۱۹۲۵ء)

اس سے ظاہر ہے کہ جلسہ سالانہ نہ صرف اپنی ذات میں شعائر اللہ ہے۔ بلکہ ہر وہ احمدی جو اس کی عظمت و اہمیت کے پیشِ نظر اس میں شمولیت کی غرض سے مرکز سلسلہ میں آتا۔ اور تقویٰ اللہ کے ماتحت اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کرتا ہے وہ بھی اس کے طفیل شعائر اللہ میں شمولیت کے شرف سے مشرف ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ کیوں نہ ایسا ہو جبکہ اخلاص کی راہ سے ہر آنے والا یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ کا مصداق ہوتے ہوئے خدائی القاء کے ماتحت ہی آتا ہے یقیناً جلسہ کے طفیل وہ خود اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان بن جاتا ہے۔

پس ہمارے مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ یہ خود شعائر اللہ میں سے ہوتے ہوئے جذبۂ شوق کے ماتحت اس میں شرکت کے لئے آنے والے ہر احمدی کو خود شعائر اللہ میں شمار کئے جانے کا انمول موقع مہیا کرتا ہے۔ جو اس میں شمولیت کے لئے آتا ہے وہ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ کا مصداق قرار پاتا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا ایک نشان بن جاتا ہے۔ یہ اتنی بڑی سعادت ہے کہ اگر انسان کو اس کے لئے اپنا سب کچھ بھی قربان کرنا پڑے تو یہ خسارہ کا نہیں بلکہ بے انداز نفع کا سودا ہے۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

# جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

## ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء) بروز بدھ، جمعرات، جمعہ مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ احباب جماعت اس مبارک جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# اسلامی جنگوں کے اسباب

مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر شاہد - ربوہ

یہ مقالہ مجلس ارشاد مرکزیہ ربوہ کے اجلاس منعقدہ ۱۵ مئی ۷۳ء میں پڑھا گیا۔

میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے ملک عرب میں خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا تو سوائے عرب کے ساری دنیا میں گمراہی اور ضلالت کا دور دورہ تھا۔ انسان اپنے خالق و مالک خدا سے بے خبر بھیڑوں کی سی زندگی گذار رہا تھا۔ بلکہ اخلاقی لحاظ سے اس سے بھی گر چکا تھا۔ ملک عرب میں بت پرستی سے شرک کا زور تھا اور مکہ میں خاص طور پر بتوں کی پوجا کی جاتی تھی۔ دین کی تبلیغ کا سلسلہ تیرہ سال تک خاموشی کے ساتھ جاری رہا۔ اس کے بعد وحی الٰہی کی تعمیل میں علانیہ تبلیغ شروع کی گئی۔ اعلان حق سنتے ہی مخالفت کا طوفان بے تمیزی اُٹھ کھڑا ہوا۔ انبیاء علیہم السلام پر ابتداء میں ایمان لانے والے غریب اور کمزور لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے اسلام کا آغاز سید المعصومین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی مٹھی بھر کمزور اور کم جماعت پر قریش مکہ کے روح فرسا مظالم اور بالمقابل خدائی جماعت کی طرف سے بے نظیر صبر و استقامت کے ساتھ ہوا۔

## ظلم و تشدد کی انتہا

ہمارے پیارے آقا اور آپ کی مظلوم جماعت کو جن مظالم کا نشانہ بنایا گیا اور خدائی ارشاد پر جس صبر و استقامت کے ساتھ اسے برداشت کیا گیا یہ ایک ایسی طویل اور دردناک داستان ہے جس کے ذکر سے ایک سنگدل انسان کی روح بھی کانپ اٹھتی ہے۔ دنیا میں ظلم ہوا ہی کرتا ہے۔ لیکن جو ظلم حامیان اسلام سے روا رکھا گیا اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر کفار مشرکین اور منافقین کے ظلم برداشت کئے لیکن دعویٰ نبوت کے ابتدائی تیرہ مکی سال میں حضور پاک اور مسلمانوں پر ظلم و ستم کی نوعیت کچھ عجیب تھی۔

کمزور مسلمانوں کو رسم "حرم" کی پاداش میں کہ انہوں نے خدا کے ایک منادی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہ کہا ہے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ عرب کی تپتی ریت پر ننگے بدن گھسیٹا جاتا۔ مکہ کے پتھریلے میدان پر جو بھٹی کی طرح تپتا تھا ننگے بدن لٹا کر بڑے بڑے گرم پتھر ان کے سینہ پر رکھ دئے جاتے۔ انہیں رسیوں سے باندھ کر پیٹا جاتا۔ چٹائی میں لپیٹ کر ان کی ناک میں آگ کا دھواں دیا جاتا۔ ان کے گلے میں رسہ ڈال کر انہیں مکہ کے شریر لڑکوں کے حوالے کر دیا جاتا جو انہیں جس طرح چاہتے تنگ کرتے اور ستاتے۔ بھٹی کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹا کر ان کی چھاتیوں پر کودا جاتا۔ اور کوئلے جل جل کر ان کے نیچے ٹھنڈے ہو جاتے۔ گرم کی ہوئی سلاخیں ان کے جسموں میں بھونک دی جاتیں انہیں خاردار جھاڑیوں اور کانٹوں پر گھسیٹا جاتا ان کے پیچھے کتے چھوڑ دئے جاتے انہیں گلیوں اور بازاروں میں چلتے ہوئے تحقیر آمیز استہزاء کا نشانہ بنایا جاتا۔ سخت گندی گالیاں دی جاتیں اور نہایت دل آزار طعن و تشنیع سے کام لیا جاتا۔ لیکن حق پرستوں کے دل کی یہ صدا تھی ؎

گالیاں دشمن دیں ہم جو کہ دیتے ہیں تو دیں
کام ہیں صبر و تحمل سے جنہیں بیاں ہم کو

مسلمان عورتوں کی شرمگاہوں کو تیر کا نشانہ بنایا جاتا۔ انہیں تھپڑ دل اور کوڑوں سے اُس وقت تک مارا جاتا جب تک کہ وہ مار کے درد سے تھک کر چور نہ ہو جاتے۔ انہیں ان کے اموال اور ان کی جائدادوں سے جبراً بے دخل کر دیا جاتا۔ غرض مسلمانوں کو خدائے واحد کی عبادت اور توحید کے اعلان سے جبراً روکتے ہوئے نہایت بے دردی سے مارا پیٹا جاتا اور ان پر سخت ظلم کیا جاتا حتیٰ کہ بعض کو قتل کیا اور بعض کی آنکھیں نکال لیں۔ یہ ظلم سب مسلمانوں سے ہی روا رکھا جاتا تھا لیکن غلام خاص طور پر ان مظالم کا نشانہ بنتے تھے۔ جن کے مالک ان پر ظلم و ستم ڈھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ انہیں کہا جاتا کہ چھوڑ دو خدائے واحد کو اور پرستار بن جاؤ لات و عزیٰ کے لیکن مسلمانوں کے پائے ثبات میں ذرہ بھر لغزش نہ آتی تھی۔

خود میرے پیارے آقا سید المعصومین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کفار نے جو ظلم ڈھائے ان کی داستان تو اور بھی المناک ہے۔ میرے آقا خدائے واحد کی تبلیغ کرتے تو آپ کو پتھر مار مار کر ہولہان کر دیا جاتا۔ آپ کی راہ میں کانٹے ڈال دئے جاتے جس سے آپ کے پاؤں مبارک چھلنی ہو جاتے۔ آپ کو گالیاں دی جاتیں۔ دیوانہ، مجنون اور ساحر کے القاب سے یاد کیا جاتا۔ آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس زور کے ساتھ کھینچا جاتا کہ آپ کا دم رکنے لگتا۔ آپ خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتے تو آپ کی پیٹھ پر اونٹ کی گندی اور بھاری اوجھڑی رکھ دی جاتی۔ اور اس سے بڑھ کر رحمۃ للعالمین کے لئے آپ کے وفادار اور مظلوم صحابہؓ پر ظلم ایک مستقل ذہنی تکلیف اور صدمہ تھا لیکن ان سب مصائب اور تکالیف کے مقابل پر میرے پیارے آقا کا وجود ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم تھا

مکی زندگی میں کفار کے ظلم و ستم سے تنگ آکر بعض کو حبشہ کی طرف ہجرت بھی کرنا پڑی لیکن قریش مکہ نے وہاں بھی ان کا پیچھا کیا۔ قریش کے اسلام لانے کی جھوٹی افواہ کے ذریعہ بعض مہاجرین حبشہ کو واپس بلوایا گیا نجاشی کے دربار میں وفد بھجوا کر بادشاہ کو مسلمانوں کی مخالفت پر ابھارنے کی کوشش کی گئی۔ سنہ ۷ نبوی میں دو سال قریش نے مسلمانوں کے خلاف ایک معاہدہ کے ذریعہ مکمل بائیکاٹ کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو ہاشم اور بنو مطلب۔ کیا مسلم اور کیا کافر۔ شعب ابی طالب میں جو ایک پہاڑی درہ کی صورت میں تھا اور تین سال تک کے لئے محصور ہو گئے۔ ان ایام میں نہایت دردناک اور روح فرسا مصائب اور سختیاں محصورین کو اٹھانا پڑیں۔ بعض اوقات صحابہؓ نے جانوروں کی طرح جنگلی درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔

بچوں کی یہ حالت تھی کہ محصور سے باہر ان کے رونے اور چلانے کی آواز جاتی تھی جسے سن سن کر قریش خوش ہوتے۔ ان سب مصائب اور تکالیف کو صحابہؓ نے محض رضائے الٰہی کی خاطر بطیب خاطر برداشت کیا۔

## صبر و تحمل کی بے نظیر تعلیم

الغرض کونسی تکلیف تھی جو حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی برگزیدہ جماعت کو نہ دی گئی۔ کونسا ظلم تھا جو ان سے روا نہ رکھا گیا۔ اور کون سا صدمہ تھا جو انہیں پہنچایا نہ گیا۔ صحابہؓ اپنے ایمانی جوش کے باعث کفار کا مقابلہ کرنا چاہتے تو حضور پاک کی طرف سے جواب ملتا۔

اِنِّیْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ
فَلَا تُقَاتِلُوْا (النسائی)

یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو کا حکم ہے۔ پس میں تم کو لڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

مسلمانوں کو عفو و صبر کی تعلیم اور ہجرت کا حکم ان مکی آیات میں ملاحظہ فرمائیے۔

وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی
اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا
حَسَنَةً - وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ
اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ
الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی
رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝

(النحل - آیات ۴۱ و ۴۲)

یعنی اور جن لوگوں نے اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا اللہ کے لئے ہجرت اختیار کی انہیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم انہیں ضرور دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو اور بھی بڑا ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah



کاش! یہ (منکر) اس حقیقت کو جانتے۔ جو (ظلموں کا نشانہ بنکر بھی) ثابت قدم رہے اور (جو ہمیشہ ہی) اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

## ہجرت مدینہ

عہد نبوت کے ابتدائی تیرہ سال کے دوران مکہ سے باہر بھی کسی قدر اسلام پہنچ چکا تھا۔ خاص طور پر یثرب یعنی مدینہ میں بعض لوگوں نے حق قبول کر لیا تھا۔ قریش کے مظالم جب انتہا کو پہنچ گئے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کی خاطر آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تو ۱۳ سنہ نبوی میں خدائی حکم کے ماتحت اور اسی کی حفظ و امان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ آپ کے اکثر صحابہؓ بھی مدینہ ہجرت کر گئے۔

## مسلمانوں کی انتہائی نازک حالت

قریش مکہ نے مسلمانوں کو مدینہ میں بھی چین کا سانس نہ لینے دیا۔ بلکہ مدینہ کے یہودیوں کو یہ دھمکی دی کہ اگر تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پناہ سے دستبردار نہ ہوئے تو تمہاری خیر نہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ قریش مکہ نے قبائل عرب میں مسلمانوں کے خلاف ایک باقاعدہ پراپیگنڈا جاری کر رکھا تھا۔ ادھر مدینہ کے یہودی بغاوت پر آمادہ ہو گئے اور دیگر قبائل عرب بھی مسلمانوں کے خلاف ہونے لگے۔ چنانچہ مسلمانوں کو ہر وقت کا خطرہ رہنے لگا کہ کہیں ان پر حملہ نہ کر دیا جائے۔ ان کے دل ذکر میں اللہ تعالیٰ میں جاگتے ہوئے کٹتے۔ قرآن کریم مسلمانوں کی اس حالت کا نقشہ یوں کھینچتا ہے:۔

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ
قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ
فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ
يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ
فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ
بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُمْ
مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ۝

(الانفال - آیت ۲۷)

(یعنی) اور (یاد کرو) جب کہ تم تھوڑے تھے اور زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اچک کر نہ لے جائیں پھر باوجود اسکے اس نے تم کو (مدینہ میں) جگہ دی۔ اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور پاک چیزوں سے تمہیں رزق بخشا تاکہ تم شکر کرو۔

## جہاد بالسیف کا اذن

تیرہ سالہ انتہائی صبر کے مکی دور کے بعد ہجرت کرنے پر بھی جب مسلمانوں کو چین سے زندگی گزارنے نہ دی گئی اور قریش مکہ اور ان کی انگیخت پر دوسرے قبائل عرب کی معاندانہ کارروائیاں اس حد تک پہنچ گئیں کہ اگر اب بھی مسلمانوں کی طرف سے دفاع نہ کیا جاتا تو یہ امر خودکشی کے مترادف تھا۔ چنانچہ ہجرت مدینہ کے دوسرے سال اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ اب تلوار کے مقابلہ میں تلوار میان سے نکالنے کا وقت آ گیا ہے۔ تاکہ دنیا میں مذہبی آزادی اور امن کا قیام ہو اور ظالم کی سرکوبی کی جائے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ
بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ
اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ
لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ
أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ
بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ
يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ
وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ
النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ
وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ
وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ
فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا
وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ
يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ
لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

(الحج آیات ۴۰، ۴۱)

وہ لوگ جن سے (بلا وجہ) جنگ کی جا رہی ہے ان کو بھی (جنگ کرنے کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا۔ اور اگر اللہ ان (یعنی کفار) میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے (شرارت سے) باز نہ رکھتا تو گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دئے جاتے۔ اور اللہ یقیناً اس کی مدد کرے گا۔ جو (اس کے) دین کی مدد کرے گا اللہ یقیناً بہت طاقتور (اور) غالب ہے۔

قرآن کریم نے اسباب جنگ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جو یہ ہیں:۔

پہلا سبب۔ اسلامی جنگوں کا اصل اور بنیادی سبب دفاع اور حفاظت خود اختیاری تھا۔ جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ مشرکین اور کفار کے مظالم جب اس حد تک پہنچ گئے کہ مظلوم مسلمانوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا اور دفاع ناگزیر ہو گیا تو تلوار کے مقابلہ میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی۔ جیسا کہ فرمایا:۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ
بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ
اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ

(الحج - آیت ۴۰)

نیز فرمایا: إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى
الَّذِينَ يَظْلِمُونَ
النَّاسَ وَيَبْغُونَ
فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ (الشوریٰ آیت ۴۲)

(یعنی) وہ لوگ جن سے (بلا وجہ) جنگ کی جا رہی ہے۔ ان کو بھی (جنگ کرنے کی) اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔

(یعنی) صرف ان لوگوں پر ہوتا ہے۔ جو لوگوں پر ظلم (اور حملہ) میں ابتداء کرتے ہیں اور زمین میں بغیر کسی حق کے زیادتی کرنے لگ جاتے ہیں ایسے لوگوں کو دردناک عذاب ملے گا۔

مسلمانوں پر ظلم کس حد تک بڑھ چکا تھا اس کا نقشہ مشہور یہودی عالم مسٹر باسورتھ سمتھ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے:۔

"اگر آپ مبعوث نہ ہوتے تو دنیا کا ظلم بڑھتے بڑھتے اسکو تباہ کر دیتا"

(محمد اینڈ محمد ازم بحوالہ برگزیدہ رسول غیر دل میں مقبول مصنفہ ملک فضل حسین مرحوم)

**دوسرا سبب**۔ کفار اللہ تعالیٰ اور اس کے مقدس رسولؐ کی آواز کو دبانا چاہتے تھے لوگوں کو حق قبول کرنے سے روکتے اور دین میں طعن کرتے تھے۔ نہ صرف یہ بلکہ مذہبی دست اندازی کی انتہا ہو چکی تھی یعنی کہ اپنے مذہب میں جبراً لوگوں کو داخل کرتے تھے ان حالات میں مذہبی آزادی کے قیام کی خاطر جہاد کرنا ضروری تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:۔

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ
أَعْمَالَهُمْ ۝ . . . . .
فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ
كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ

(محمد - آیات ۱، ۵)

نیز فرمایا:۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ
أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ
تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً
ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ

(الانفال - آیت ۳۷)

یعنی۔ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو تباہ کر دیا۔ . . . . پس (چاہیئے کہ) جب تم کافروں سے میدان جنگ میں ملو تو گردنیں کاٹو۔

جنہوں نے کفر کیا ہے وہ یقیناً اپنے مال اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روکنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح ان مالوں کو خرچ کرتے جائیں گے پھر آخر (یہ خرچ) ان لوگوں کے لئے حسرت کا موجب بن جائے گا اور وہ مغلوب کر دئے جائیں گے۔

(باقی)

---

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نصرت جہاں ریزرو فنڈ

## ایفائے عہد کرنے والے مخلصین کی ایک اور فہرست

غلبہ اسلام خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ مقدر ہے۔ خوش قسمت ہیں۔ وہ مومنین و مومنات جو اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مہم کو تیز تر کرنے میں کوشاں ہیں۔ امیر المومنین کی تحریک پر جن مخلصین نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حتی الوسع صدق و صفا سے چندے کر دیئے ہیں۔ ان کی ایک اور فہرست دعا اور پکار کی غرض سے پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی برکات سے نوازے۔ آمین۔

آپ کے پیارے امام کا ارشاد ہے:۔

"جن احباب کے ذمہ بقائے ہیں وہ اپنے بقائے زیادہ سے زیادہ ۳۰ دسمبر ۶۳ء سے پہلے پہلے بہر حال ادا کر دیں۔"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

### صف اوّل

۷۷۔ شیخ کریم بخش اینڈ سنز بذریعہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ — ۱۰,۰۰۰/-

۷۸۔ مکرم حاجی محمد شریف صاحب ٹھیکیدار بھٹہ۔ باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ — ۵,۰۰۰/-

۷۹۔ شیخ رفیق الرحمان صاحب اورنگ سیسائٹی۔ کراچی — ۵,۰۰۰/-

۸۰۔ چوہدری منظور احمد صاحب پولان ریڈیو سروس راولپنڈی — ۵,۰۰۰/-

۸۱۔ میاں نذیر احمد صاحب انجینئر معہ اہلیہ صاحبہ داد الذکر۔ لاہور — ۵,۰۰۰/-

۸۲۔ چوہدری بشیر احمد صاحب اوڈل ٹاؤن۔ لاہور — ۵,۰۰۰/-

۸۳۔ ٹھیکیدار محمد الدین صاحب دار الصدر غربی۔ ربوہ — ۵,۰۰۰/-

۸۴۔ میاں عبد الرحیم صاحب پراچہ اسلام آباد — ۵,۰۰۰/-

### صف دوم

۷۲۔ مکرم محمد اقبال صاحب قریشی ناظم آباد وسطی۔ کراچی — ۲,۰۰۰/-

۷۳۔ محترمہ سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ منجانب مکرم سید زمان علی شاہ صاحب سمندری ضلع لائلپور — ۲,۰۰۰/-

۷۴۔ " بیگم مجیدہ شاہنواز صاحبہ محمد علی کورسائٹی۔ کراچی — ۲,۰۰۰/-

۷۵۔ مکرم خواجہ سید احمد صاحب خواجہ غلام احمد صاحبان سیالکوٹ شہر — ۲,۰۰۰/-

۷۶۔ " میجر محمد نذیر صاحب ناظم آباد۔ کراچی — ۲,۰۰۰/-

۷۷۔ " صاحبزادہ مرزا ظہیر احمد صاحب دار الصدر شرقی۔ ربوہ — ۲,۰۰۰/-

۷۸۔ " کیپٹن نصیر احمد صاحب بیٹلر کالونی لائلپور شہر — ۲,۰۰۰/-

۷۹۔ " چوہدری اکبر علی صاحب بھیرہ چیچی۔ نزد کنری۔ ضلع تھرپارکر — ۲,۰۰۰/-

۸۰۔ " حاجی کریم بخش صاحب نصر آباد ضلع نواب شاہ — ۲,۰۰۰/-

۸۱۔ " ڈاکٹر نصیر محمد صاحب شہزاد آباد ضلع نواب شاہ — ۲,۰۰۰/-

۸۲۔ " چوہدری اللہ بخش و چوہدری نور احمد صاحبان پھیرو چیچی ضلع حیدرآباد — ۲,۰۰۰/-

۸۳۔ محترمہ بیگم صاحبہ میاں عبد الرحیم صاحب پراچہ اسلام آباد — ۲,۰۰۰/-

۸۴۔ مکرم میاں عبد الرحیم صاحب ٹون ایڈورڈ گیٹ۔ سرگودھا شہر — ۲,۰۰۰/-

## وقف جدید کا آمد کا سال ختم ہونے میں صرف ۳۲ دن باقی رہ گئے ہیں

کیا آپ اپنا چندہ ادا فرما چکے ہیں؟

کیا آپ کی جماعت اپنا وعدہ پورا کر چکی ہے؟

((ناظم وقف جدید))

## دعائے مغفرت

مکرم انور احمد اقبال محمد خان صاحب جو جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھتے تھے مورخہ ۲ دسمبر کو صبح گزر گئے ہیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

آپ کینسر کی بیماری میں مبتلا تھے۔ آپ کے والد محترم اخوند محمد افضل خان صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا محالی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ احباب ان کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد اختر۔ مربی سلسلہ ڈیرہ غازیخان)


## مکان برائے فروخت

ایک عدد مکان پختہ رقبہ ایک کنال میں چار عدد کمرے ایک برآمدہ باورچی خانہ اور سٹور ہے واقع دار الفضل شرقی برائے فروخت ہے۔ خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں:۔

مرزا اکرم بیگ صاحب دار الصدر غربی ربوہ

یا پرشوتم سرٹیفکیٹ نمبر ۵۔ مکان نمبر ۶۔ عبد الکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ۔ لاہور

## درخواست دعا

میرے خسر شیخ محمد اسحاق صاحب والد حضرت صوفی غلام محمد صاحب آف محمد نگر لاہور ایک عرصہ سے پیشاب کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ عنقریب آپریشن ہونے والا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (محمد منظور احمد خان ایاز خانیوال روڈ۔ ملتان)

## آج اتوار ہے

### دانتوں کے معائنہ کا دن

اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں۔ منہ سے خراب ہو تو "پائیوریا کیور" ۔۱۰ دانتوں میں گھس جائے تو "کیریز کیور" ۔۱۰ دانت درد ہو تو "ٹوتھ کیور" ۔۱۲

فوری اور مستقل علاج

دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ مفت طلب کریں

کیور ڈینٹل کلینک کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ۔ ربوہ

فون: ۶۰۶/۶۰۷

## پی۔ آئی۔ اے

### پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز

نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کیلئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے۔ احباب جماعت اسٹیشن بنک کی اجازت سے اندرون و بیرون ملک سفر کیلئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں۔ فون اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ ٹرانسپورٹ کا معقول انتظام ہے

ملک عبد الحفیظ منیجر

احمد برادرز۔ جی ایس اے۔ پی آئی اے ربوہ

## پٹیالوں کے ڈھانچوں پر

گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا "سیو الفلف" ٹانک استعمال کیجئے۔ یہ ٹانک خوب بھوک لگاتا، کھلایا جزو بدن بناتا اور بکثرت خون پیدا کرتا اور عام جسمانی کمزوریاں دور کرتا ہے۔ قیمت ۱/- ڈاک خرچ ۵۰/-

شاہ ہمدرد میڈیکل سٹور۔ رحمت بازار (گولبازار) ربوہ

## افرگرینٹ ٹائی پیل کریم

کیل، پنسیاں، داغ دھبے دور کرنے کے لئے مفید۔ قیمت۔ چار روپے

المنار دواخانہ۔ ربوہ

## گویا مفت ۲۰ دسمبر تک

۱۲ روپے بھیجنے والوں کو دمہ۔ بواسیر۔ پائریا۔ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ صرع۔ کھانسی۔ دائمی قبض۔ ذیابیطس۔ عرق النساء۔ جگر۔ تلی۔ لیوکوریا۔ بھگندر۔ تمام جسم میں کہیں بھی درد۔ معدہ کی خرابی۔ بے قاعدگی حیض کی شفایابی کا کورس پہنچے گا اور ۱۰/- روپے میں یک صد ہر امراض کی دوائیں نیز ۸/- میں ۵۰۰ صفحات کی ۸ کتب (دو منظور شدہ ڈائریکٹر) بمع باڑی بلڈر کی بیماریوں کی دوا۔ آٹھ خوراک جس سے بعض تین چار خوراک میں اچھے ہو جاتے ہیں۔

درویش حکیم خواجہ محمد اسمٰعیل بلڈنگ والے محلہ برکت ہوشیارپور

## ایک باموقع مکان برائے فروخت

محلہ دار الرحمت غربی میں ایک نہایت ہی باموقع مکان قطعہ نمبر ۱۸۔ بلاک ۵ رقبہ ۱۰ مرلہ ۲۰ مربع فٹ ہے جو ایک کمرہ۔ باورچی خانہ۔ چار دیواری پر مشتمل ہے اور جس میں بجلی کا پنکھا لگا ہوا ہے اور زمین بھی بہت اچھی ہے مناسب فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات خاکسار سے بلا تکلف یا بذریعہ خط و کتابت دریافت فرما دیں۔ علیہ سالانہ پر بلا تکلف گفتگو کی جا سکتی ہے۔

آر۔ معرفت منیجر الفضل ربوہ

شفاخانہ رفیق حیات حبڑ گول بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



## مشہور بریلوی عالم مولانا سید محمود احمد صاحب رضوی کا مضمون

# کیا یہ تحریف قرآن ہے؟

(۱) "ومن یطع اللہ ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ فاولئک ھم الفائزون"

(ہفتہ وار رضوان لاہور ۱۰ فروری ۱۹۵۳ء صفحہ ۱۰ - دینی ترجمان اہلسنت والجماعت)

اصل آیت: "وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ" (سورہ نور آیت ۵۳)

(۲) "ان علینا جمعہ وقرآنہ"

(رضوان لاہور صفحہ ۲۶ - ۲۸ فروری ۱۹۵۳ء)

اصل آیت: "اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ" (قیامہ آیت ۱۸)

(۳) "ثم ان علینا بیانہ"

(ہفتہ وار رضوان لاہور - ۱۸ جنوری ۱۹۵۳ء صفحہ ۲۶ سطر ۱۰)

اصل آیت: "ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ" (قیامہ آیت ۱۹)

(۴) "ولو ان القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السماء والارض" (ہفتہ وار رضوان لاہور - اپریل ۱۹۵۳ء صفحہ ۳)

اصل آیت: "وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ" (اعراف آیت ۹۷)

## تقریب رخصتانہ و ولیمہ

۲۹ نومبر کو عزیزہ وقار النساء بنت مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد سابق صدر محلہ دارالبرکات ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں بہت سے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت شامل ہوئے۔ اجتماعی دعا محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے کرائی۔

عزیزہ وقار النساء صاحبہ کا نکاح ۱۳ اکتوبر ۷۳ء کو محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم چوہدری منیر احمد صاحب لیسل شاہد واقف زندگی ابن مکرم چوہدری احمد دین صاحب چک ۲۲۴ ضلع بہاولنگر سے پڑھا تھا۔ ۲۹ نومبر کو بعد نماز مغرب چوہدری منیر احمد صاحب لیسل کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ دیگر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا ازراہ شفقت شمولیت فرمائی اور رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ (آمین)

## گمشدہ گھڑی کی تلاش

میری ٹائمکس آٹومیٹک رسٹ واچ ۱۲/۱۲/۷۳ کو ریلوے اسٹیشن سے گولبازار آتے ہوئے گر گئی ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

عبدالمنان ملک ابن کپتان ملک عبداللہ خان
باب الابواب - ربوہ

## دعائے مغفرت

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد شفیع صاحب (شمس آباد - لاہور) مورخہ ۲۰ نومبر بروز بدھ مختصر علالت کے بعد اس دنیا سے فانی سے باقی کی طرف رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۷۰ سال کے قریب تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیٹی اور دس بیٹے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ بزرگان سلسلہ ان کی بلندی درجات اور اولاد کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(محمد حیات چنوحہ - بیت الطباعت گول بازار - ربوہ)

## درخواست لئے دعا

(۱) مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کا بچہ عزیز حمید الحائی نواسہ طالب علم سال دوم تعلیم الاسلام کالج ربوہ - دس گیارہ دن سے بخار میں بیمار ہے۔ درد سر اس شدید اسہال کی بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) محترم شیخ خلیل الرحمان صاحب سیکرٹری اطفال جماعت احمدیہ کراچی کا تونیا بند کا ایک آپریشن ہوا ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عطاء الرحمان طاہر کراچی)

رجسٹرڈ نمبر ایل - ۵۲۵۴

# مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

آئندہ کے لئے (تا ۳۰ نبوت ۱۳۵۳ ہش / نومبر ۱۹۷۴ء) مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے:-

۱- مرزا عبدالحق صاحب
۲- مرزا مبارک احمد صاحب
۳- مولوی ابوالعطاء صاحب
۴- قاضی محمد نذیر صاحب
۵- ملک سیف الرحمان صاحب
۶- شیخ مبارک احمد صاحب
۷- مرزا ناصر احمد صاحب
۸- مولوی محمد صدیق صاحب
۹- مولوی غلام باری صاحب سیف
۱۰- شیخ محمد احمد صاحب
۱۱- مولوی دوست محمد صاحب
۱۲- مولوی عبدالمالک خان صاحب
۱۳- مولوی بشارت الرحمان صاحب
۱۴- ملک مبارک احمد صاحب
۱۵- مولوی محمد صاحب نسیم سیفی
۱۶- میاں عبدالسمیع صاحب نون
۱۷- مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۱۸- منیر احمد خان صاحب
۱۹- مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب
۲۰- حبیب اللہ خان صاحب

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے:-

(۱) چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب - (۲) ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن (۳) چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔

اس مجلس کے صدر مرزا عبدالحق صاحب، نائب صدر شیخ محمد احمد صاحب اور سیکرٹری ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ ہوں گے۔ ان کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کیلئے میرے پاس سفارش کرے۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد
(خلیفۃ المسیح الثالث)
5.12.73

# امراء و صدر صاحبان سے گزارش

مجلس انصار اللہ کے عہدیداران کی میعاد ۳۱ نبوت ۱۳۵۲ ہش / دسمبر ۱۹۷۳ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے نئے سال سے پہلے پہلے زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ کے انتخابات مکمل ہو جانے چاہئیں۔ انتخاب کیلئے امراء صاحبان و صدر صاحبان کی خدمت میں دفتر ہذا کی طرف سے خطوط بھجوائے جا چکے ہیں۔ ازراہ کرم یہ انتخاب فوری کرا کر رپورٹ مقررہ فارم پر جلد صدر محترم مجلس انصار اللہ کی خدمت میں بھجوا دیں تاکہ منظوری حاصل کی جا سکے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)